روحِ انتخاب

اسلام کا "سوشلزم" ۔۔۔۔۔ اور ۔۔۔۔۔ اسلامی تعلیم

"اقبال کا سوشلزم، حضرت ابوذرؓ کا سوشلزم یا اسلام کا سوشلزم اب اسلامی تعلیم کی راہ سے ہی آ سکتا ہے۔ اگر ہم وہ سوشلزم لانا چاہتے ہیں جو اقبال کے الفاظ میں "حرفِ قل العفو" میں پوشیدہ ہے تو ہمیں ایک لمحہ کے لئے اس بات پر بھی غور کرنا چاہئے کہ جو شخص اپنا سارا فالتو مال خدا کی راہ میں دینے کیلئے تیار ہو جاتا ہے۔ اور اپنے کل کی فکر نہیں کرتا، خدا کی رزاقیت اور ربوبیت پر اس کے ایمان کی کیفیت کیا ہوتی ہے۔ خدا کے بالمقابل اُسے اپنی جان اور دنیا سے کتنی محبت ہوتی ہے۔ آخرت کی زندگی اور خدا کی بازپرس اُسے کس قسم کی حقیقت نظر آتی ہے۔ افلاس کے خوف سے اس کی آزادی اور بے پروائی کا رنگ کیا ہوتا ہے۔ خدا پر اس کے توکل کا مقام کیا ہوتا ہے۔ خدا کی اس گارنٹی پر کہ اس نے ہر جاندار کا رزق اپنے ذمہ لے لیا ہے۔ اس کا یقین کس قسم کا ہوتا ہے۔ کیا ہم میں سے ایک بھی ایسا ہے جو اس قسم کے ایمان اور توکل کا دعویٰ کر سکے۔؟ ایک طرف ہم بنکوں میں پڑے ہوئے ذہب اور فضہ کے بڑے بڑے ڈھیروں کی حفاظت جان سے بھی زیادہ کرتے ہیں۔ کہ ان میں ایک ذرہ بھی ہل نہ جائے، اور دوسری طرف اسلامی سوشلزم اور حضرت ابوذرؓ کے سوشلزم کی تمنا کرتے ہیں۔ اور جب پوچھا جائے تو ہمارا جواب بالعموم یہ ہوتا ہے کہ جس وقت سب لوگ اپنے اپنے اندوختوں کو ترک کریں گے۔ ہم بھی اپنا اندوختہ ترک کریں گے۔ کیا حضرت ابوذر غفاریؓ کا جواب یہی ہو سکتا تھا جن کو اپنی موت کے وقت اس بات کا افسوس تھا کہ ان کے گھر میں لکڑی کا پیالہ کیوں موجود ہے۔ اور وہ اپنے خدا کے پاس ایسی حالت میں کیوں نہیں جا رہے کہ ان کے پاس کچھ بھی موجود نہ ہوتا۔ کیا یہ اس بات کا ثبوت نہیں کہ اقبال اور حضرت ابوذرؓ کا سوشلزم نافذ کرنے سے پہلے اسلامی تعلیم کی ضرورت ہے۔ جو ہمارے دلوں میں خدا اور رسولؐ اور آخرت پر ابوذرؓ کا ایمان پیدا کر سکے۔"

ڈاکٹر محمد رفیع الدین مرحوم

(حکمتِ اقبال صفحہ ۴۰۸ - ۴۰۹)

(بشکریہ۔ اسلامی تعلیم - لاہور)